

پیش لفظ

ہرفن میں ہوں طاق مجھے کیا نہیں آتا

احمد ندیم قاسمی کی شخصیت اس فقرے کے مصدقہ ہے۔ وہ ایک بڑے افسانہ نگار، شاعر، کالم نگار، صحافی، تقیید نگار، خاکہ نگار اور مضمون نگار تھے۔ وہ گزشتہ پون صدی تک اردو ادب کے افق پر ستاروں کی مانند جگلگاتے رہے۔ ادب کی جس صنف پر قلم اٹھایا اس میں اپنا لوہا منوا یا اور اپنی تخلیقات سے اردو ادب کو مالا مال کیا۔

قاسمی صاحب کی شخصیت کا خیر محبت سے بنا تھا۔ وہ انسان کی فطری سادگی اور معصومیت کے قائل نظر آتے ہیں اس لیے ان کے افسانوں کا تاریخ پود محبت سے تیار ہوتا ہے۔ ان کی دوستی اعلیٰ طبقے کے افراد سے راہ رسماں اور آشنائی پیدا نہیں کرتی۔ ان کی زندگی کا محور غریب عوام تھے یہی خلوص، درومندی اور انسان دوستی کے جذبات ان کے افسانوں کو نہ صرف لازوال حسن بخشنے ہیں بلکہ محبت، ایثار روا داری اور درومندی کے عناصر ان کے افسانوں کے کرداروں میں بھی نظر آتے ہیں۔ ان کرداروں پر ان کی اپنی شخصیت کی گہری چھاپ موجود ہے۔
جب وہ یہ کہتے ہیں:

انسان کو انسان سمجھنا بھی تو سیکھو

اچھا ہے سواچھا ہے برا ہے سو برا ہے

اس نقطے کو مدد نظر رکھتے ہوئے میں نے ایم۔ فل اردو میں اپنے مقالے کے عنوان کے لیے قاسمی صاحب کے افسانوی ادب میں دیہی اور شہری کرداروں کا انتخاب کیا جن کے لیے ان کا قلم تا حالیات اسی حالت جنگ میں مصروف رہا۔

زیر نظر مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے پہلا باب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ قاسمی صاحب کے مختصر اسوانح حیات پر مبنی ہے چونکہ اس سے بیشتر بھی ان کی سوانح پر کافی کام ہو چکا ہے۔ لہذا میں نے مختصر احوالات زندگی بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے دوسرا حصہ ان کی افسانہ نگاری اور معاصر افسانہ نگاروں کے بارے

میں ہے کہ احمد ندیم قاسی کے افسانوں میں کون سے موضوعات اور محکمات تھے جو انھیں دیگر افسانہ نگاروں سے ممتاز کرتے ہیں۔

مقالے کا دوسرا باب دیہی کرداروں کے حوالے سے ہے دیہی معاشرت کے افراد جو غربت کی چکی میں پپے ہوئے ہیں اور با اثر افراد کے ہاتھوں بے بس اور مجبور ہیں۔ ان کا کوئی پر سان حال نہیں ہے۔ قاسی صاحب کے یہ کردار ہمارے گرد و پیش میں ہمہ وقت موجود ہیں۔

باب سوم شہری کرداروں پر مبنی ہے جو اپنی مناقشہ رویوں اور کھوکھلے پن کی بدولت اس معاشرے میں سانس لے رہے ہیں۔

باب چہارم میں دیہی اور شہری کرداروں کا تقابل پیش کیا گیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث بھی کی گئی ہے کہ یہ کردار کیا سوچتے ہیں۔ کن وجوہات کی بناء پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ایک دوسرے پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

باب پنجم میں ان کرداروں کے معاشرے پر اثرات بیان کیے گئے ہیں کہ یہ کہاں کہاں موجود ہیں اور ہماری زندگیوں کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

اس تحقیقی کاوش میں جن محسینین کا تعاون رہا۔ اس سلسلے میں میں اپنے استاد محترم اور نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سخراںی کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ان کی خصوصی توجہ اور مخلصانہ رہنمائی اس سفر میں تازہ حوصلوں اور ہمتوں سے نوازتی رہی جو اس تحقیق کے سنگ ہائے گراں میں زاد را نہ بنی تو یہ سفر احسن طریقے سے طے نہ ہوتا۔ میں ان کی بے حد مشکور ہوں۔

میں پروفیسر داکٹر نسیم رحمان کی تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے مقالے سے متعلق بعض اہم اور مفید معلومات فراہم کیں۔ میں ڈاکٹر محمد سعید کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے کتب کی فراہمی میں میری مدد کی۔

میں شکر گزار ہوں اپنے والدین کی جن کی دُعائیں لمحہ لمحہ میرے ساتھ رہیں اپنے برادر محترم کا جنہوں نے قدم قدم میرا ساتھ دیا اپنے افق کے ستاروں کا جن کے تعاون سے میں اپنے لیے وقت نکال پائی اور اپنے شریک سفر کی کہ انہوں نے میرے اس تحقیقی سفر کو اپنی رفاقت اور معاونت سے آسان بنایا۔